سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 17/ جنوری 1994ء کو پروگرام "ملاقات" میں بعض سوالوں کے جواب ارشاد فرمائے۔ ان سوال وجواب سے کماحقہ محظوظ ہونے کے لئے اصل پروگرام کی ریکارڈنگ دیکھنی اور سننی چاہئے۔ تاہم قارئین الفضل انٹرنیشنل کے افادہ کے لئے اس کا متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر پیش کر رہا ہے۔ (مدیر)

سوال: پاکستان میں مولویوں کی طرف سے اس بات کا بڑا شور ہے کہ اسلامی اصطلاحیں مسلمانوں کا Patent ہیں اور جو شخص بغیر اجازت کے اس Patent کو استعمال کرے گا اس کو بہت سخت سزا دی جائے گی۔ اس پر آپ کا کیا تبصرہ ہے؟ اور شرعی اور عقلی لحاظ سے اس کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا:

سب سے پہلے تو لفظ Patent کو سمجھنا چاہئے کہ ہوتا کیا ہے۔ Patent سے مراد یہ ہے کہ ایک کمپنی ایک چیز ایجاد کرتی ہے اور اس کو ایک نئی ایجاد کے طور پر بعض مخصوص دفاتر میں رجسٹر کراتی ہے اور اس کی ایجاد کا اس کو تحفظ ملتا ہے کہ تم اس سے استفادہ کرو۔ تمہاری اجازت کے بغیر کوئی اس کو بنا نہیں سکے گا۔ اور کوئی بنا کر بیچ نہیں سکے گا۔ یہ ہے Patent کا مفہوم۔ لیکن وہ چیز جو بن جائے اس کے استعمال پر کوئی پابندی نہیں۔ یہ ایک باریک فرق ہے جو پاکستان کے دانشوروں کو ابھی تک نہیں پتہ چلا۔ یا دانشوروں کو پتہ ہو گا تو ان کے اندر جرأت اور زبان نہیں ہے۔ Patent تو صرف تخلیق کی حد تک ہے۔ اور اس پہلو سے جہاں تک اسلامی اصطلاحات کا تعلق ہے یہ تو اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں، کسی مُلّاں نے نہیں بنائیں۔ کسی فرقہ کے عالم نے تو نہیں بنائیں۔ اگر Patent کرنا ہوتا تو خدا نے کرانا تھا۔ لیکن اللہ نے کبھی اپنی کسی اصطلاح کو کسی قوم کے لئے Patent نہیں کیا بلکہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن ہے کھلی دعوت ہے۔ اور اگر Patent ہوتا بھی تو استعمال میں کوئی سوال ہی نہیں کہ کسی کو اجازت ہو، کسی کو نہیں۔ اسلامی تعلیم بنی نوع انسان کے لئے ہے اور یہ مولوی یہ نہیں سمجھتے کہ قرآن میں لکھا ہوا ہے (وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ) (الانبیاء:108)۔ ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اور حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نیکی کی تعلیم عام دیتے تھے اور ہر شخص کو نہ صرف اجازت تھی بلکہ دعوت تھی۔

چنانچہ قرآن کریم میں خود اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ کو ہدایت دیتا ہے (قُلۡ یٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰی كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَكُمۡ ۔۔۔)(آل عمران: 65) کوئی Patent نہیں ہے۔ ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں کہ تمہارے اور ہمارے درمیان جو اچھی قدریں مشترک ہیں آؤ ان میں اکٹھے ہو کر تعاون کرتے ہیں ایک دوسرے سے۔ تم ہم سے تعاون کرو ہم تم سے تعاون کرتے ہیں۔ یہ ہے رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ جس کی وسعت سب جہانوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ کوئی تنگ نظری نہیں، کوئی دل کی تنگی نہیں، فیض عام ہے۔ ان لوگوں نے پتہ نہیں کہاں سے اسلام سیکھا ہے۔ بیچارے پاکستانی معصوموں کو کیا سکھا رہے ہیں اور کس کی نقل اتار رہے ہیں۔

آج تک تاریخ اسلام میں Patent کی کوئی بات نہیں ہوئی۔ یہ وہی مولوی ہیں جو ہمیشہ سے ایک دوسرے سے لڑتے آئے ہیں۔ کیوں وہ نہیں یاد رکھتے۔ صرف احمدیوں کا قصہ تو نہیں۔ ہر بات پر ایک دوسرے سے اختلاف کیا ہے۔ آج تک بشر اور نور کا جھگڑا طے نہیں ہوا تو Patent کے لئے جائیں گے کہاں؟ کس سے پوچھیں گے؟ اور کس کے لئے؟ کیا چیز Patent ہے؟ کس کا حق ہے اس پر اور کون سا دفتر قائم ہے۔

اگر حکومت پاکستان نے Patent بنوانا ہے تو پہلے ایک Patent آفس بنائے مذاہب کے لئے۔ اور تمام مذاہب اس میں اپنی اپنی درخواست داخل کریں کہ ہم ان اصطلاحوں کو اپنے لئے Patent کرنا چاہتے ہیں۔ اس صورت میں Patent کا قانون یہ ہے کہ جس نے سب سے پہلے چیز کی ایجاد کی ہو، سب سے پہلے جس کا استعمال ثابت ہو گا اسی کو حق ملے گا۔ اگر پاکستان Patent دفتر کھول لے تو سب سے پہلے یہودی آئیں گے۔ کہیں گے حضرت ابراہیمؑ ہمارے مذہب کے بانی مبانی ہیں اور تمہارا قرآن گواہی دیتا ہے کہ لفظ اسلام سب سے پہلے ابراہیمؑ کے لئے استعمال ہوا۔ مسلم لفظ ابراہیمؑ کے لئے، میرے پاس حوالے ہیں، مَیں آپ کو دکھاتا ہوں ابھی۔ (وَّ لٰكِنۡ كَانَ حَنِیۡفًا مُّسۡلِمًا)(آل عمران:68)۔

اب سوال یہ ہے کہ یہودیوں کا یہ Patent کا مطالبہ ہے اسے پاکستان Patent Office کس طرح ردّ کرے گا۔ اور اگر ایک دفعہ یہ اصطلاح ان کی Patent ہو گئی تو نہ عیسائی مسلمان کہلا سکیں گے اور نہ مسلمان، مسلمان کہلا سکیں گے۔ سب پر پابندی ہو گی کہ پہلے یہود سے اجازت لو پھر تم اپنے آپ کو مسلمان کہلاؤ۔ سوال یہ ہے کہ یہود سے کیوں اجازت لیں۔ یہی بنیادی سوال ہے۔

یہ اصطلاحیں خدا کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ ہر اچھی چیز عام بنی نوع انسان کے لئے عام ہے۔ اچھی چیز کی نقل کرنا منع نہیں بلکہ اسلام اس کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (مَا کَانَ اِبۡرٰهِیۡمُ یَهُوۡدِیًّا وَّلَا نَصۡرَانِیًّا وَّلٰکِنۡ کَانَ حَنِیۡفًا مُّسۡلِمًا)(آل عمران:68)۔ وہ مسلمان تھا۔

پھر فرماتاہے (رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَیۡنِ لَکَ وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّکَ ۪)(البقرة:129) کہ ابراہیمؑ دعا کرتے ہیں حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے لئے دو مسلمان بنا دے۔(وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِنَاۤ) اور ہماری اولاد میں سے بھی اسی طرح مسلمان بناتا چلا جا(اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّکَ) یہ امت مسلمہ تیرے لئے ہو گی۔۔۔۔۔۔۔

اصل ہمارا ایمان تو یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کا زمانہ سب زمانوں پر محیط ہے۔ مگر مَیں مولویوں کی منطق کے لحاظ سے جواب دے رہاہوں کہ آنحضور ﷺ کی بعثت سے پہلے جتنے بھی حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے لوگ موجود تھے (وہ) قرآن کے لحاظ سے مسلمان ہیں۔ پاکستان کے Patent Office کو لازماً درج کرنا ہو گا کہ یہ ان کا حق ہے۔ آئندہ ان کی اجازت کے بغیر کوئی اپنے آپ کو مسلمان نہ کہے۔(مِلَّةَ اَبِیۡکُمۡ اِبۡرٰهِیۡمَ ؕ هُوَ سَمّٰکُمُ

الْمُسْلِمِيْنَ)(الحج:79)۔ابراہیم کی امت ہے جو مسلم ہے۔ پس جو شخص بھی ابراہیمؑ کی طرف منسوب ہو گا تو اس کو مسلم کہلانے کے حق سے دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ اور ویسے بھی یہ بات جہالت کی بات ہے۔

(قَالَتْ يٰاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ۔ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)(النمل:31-30)

لیں جی! یہودیوں کا ایک اور Patent نکل آیا۔یہودیوں کی اگلی درخواست ہو گی کہ مسلمان بھی ہم ہیں اور (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) ہمارا حق ہے۔اور احمدیوں بے چاروں کو بسم اللہ لکھنے کے جرم میں مارا پیٹا جاتا ہے،عدالتوں میں گھسیٹا جاتا ہے، سزائیں دی جاتی ہیں۔ایک مردان میں کیس درج ہوا تھا، غالباً مردان ہی کی بات ہے کیس بہر حال درج ہوا ہے پاکستان میں کہ جب ہم نے ایک شخص کی تلاشی لی تو اس کے کمرے سے (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) نکلی۔اب بتائیں اس بے بڑھ کر اور کیا جرم ہو سکتا ہے ۔ وہاں لکھا ہوا تھا (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بے حد رحم کرنے والا ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یہ جرم ہے تعزیرات پاکستان کے لحاظ سے۔ اور جہاں تک Patent کا تعلق ہے یہ Patent یہود کا ہے۔ کیونکہ حضرت سلیمانؑ نے جو خط بھیجا تھا ملکہ سبا کو اس پر یہ لکھاہوا تھا(قَالَتْ يٰاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ) میرے پاس ایک بہت ہی معزز ایک رسالہ، ایک خط بھیجا گیاہے۔ (اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ)سلیمانؑ کی طرف سے (وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)۔اور وہ کہتاہے (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) ۔ اور پھر مسلمان ہونے کی دعوت کیا کہتی ہے کتاب۔یعنی وہ خط۔(اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ)(النمل:32)۔ کہ مسلمان ہو کر میرے پاس آ جاؤ۔

اب مسجد نہیں کہہ سکتے مسجد کو تو مسجد کو مسجد نہیں کہیں گے تو کیا کہیں گے؟ وہ مسجدیں جو خدا کے ذکر سے خالی ہو چکی ہوں، جن کو محمد رسول اللہ ﷺ ویران قرار دے رہے ہوں ان کو یہ مسجد ہی کہتے ہیں۔ ”یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَایَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ ۔ مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ وَھِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْھُدٰی“۔(مشکوٰۃ کتاب العلم فصل الثالث صفحہ 38)۔ یہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ایسا بدنصیب زمانہ آنے والا ہے کہ جب اسلام محض نام کا رہ جائے گا اور جب قرآن لکھنے کے لئے ہو گا۔ عمل کی طرف توجہ نہیں ہو گی۔ مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ تم دیکھو گے کہ ان کی مسجدیں آباد ہیں وَھِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْھُدٰی حالانکہ ہدایت سے بالکل خالی ہوں گی۔ لیکن ان کو بھی مسجد ہی فرمایا۔

اب ایک اور Patent عیسائیوں کی طرف سے آئے گا۔ کئی درخواستوں پر یہودیوں نے قبضہ کر لیا۔ اب عیسائیوں کا Patent آنے والا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے اور تسلیم کرتا ہے اس بات کو کہ وہ عیسائی جو خدائے واحد کے نام پر ستائے گئے جس طرح آج احمدیوں کو ستایا جا رہا ہے اور زیر زمین چلے گئے جب ان کو اللہ تعالیٰ نے بالآخر یہ خوشخبری دی کہ باہر امن ہو گیا ہے۔ تمہارے حقوق قائم ہو گئے ہیں۔ اب تم بے شک زیر زمین حالت سے باہر آ جاؤ تو اس مقام پر یہ فیصلہ ہوا تھا کہ یادگار کے طور پر کیا بنایا جائے۔ اس کا جواب قرآن کریم فرماتا ہے (قَالَ الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓی اَمْرِھِمْ) (الکہف:22) وہ لوگ جو فیصلہ کرنے میں زیادہ قوی تھے اور طاقت رکھتے تھے انہوں نے کہا (لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْھِمْ مَّسْجِدًا) (الکہف:22) ہم ان کی یادگار کے طور پر اس مقام پر مسجد بنائیں گے۔ تو اب عیسائی کہیں کہ دیکھو تم نے خواہ مخواہ مسجدوں کا جھگڑا شروع کیا ہوا ہے۔ یہ تو عیسائی اصطلاح ہے اور قرآن اس پر گواہ ہے۔ تم کیسے اس کے موجد ہو سکتے ہو۔ یہ درخواست عیسائیوں کی ہو گئی اسلام پر۔ اور (بِسْمِ اللّٰہِ) پر تو قبضہ کر لیا ہے یہود نے۔ اور اب رہا 'مسجد' اس پر عیسائی قابض ہو گئے۔ اب مولوی کیا بنائیں گے پھر۔ ان کی درخواست قبول ہو گی اور ان کی کیوں قبول ہو گی۔ یہ سوال ہے۔ کس طرف قرآن کھڑا ہو گا؟۔

اگر یہ اصول تسلیم کر لیا جائے کہ جس Patent کو Patent کے مسلّمہ قواعد کے مطابق درج کرنا ضروری ہے تو لازماً جس کی طرف قرآن ہو گا اس کی بات مانی جائے گی اور نعوذ باللہ گویا قرآن، قرآن کے خلاف گواہی دے رہا ہو گا۔ اس لئے یہ ظالمانہ تصور ہی بالکل بیہودہ اور لغو ہے۔ دین میں کوئی Patent نہیں ہے۔ ہر اچھی بات کی طرف ہر سچا مومن بلاتا ہے اور جب وہ اس کو اختیار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔

اب دیکھیں مسجد ضرار کا قصہ ہے۔ آج تک اسے مسجد ضرار کہتے ہیں۔ یہ مولوی بھی جب تقریروں میں حوالے دیتے ہیں مسجد ضرار کہتے ہیں۔ اس لئے کہ قرآن نے اس کو مسجد ہی کہا ہے پھر بھی (لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ)(التوبہ:108) یہ مسجد جو بنائی ہے (وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًاۢ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ)(التوبہ:107) یہ جو لوگ ہیں جنہوں نے مسجد بنائی ہے اس نیت سے کہ کفر کریں، تکلیف پہنچائیں اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈال دیں پھر بھی تو اس مسجد میں نہ کھڑا ہو۔ یہ نہیں فرمایا یہ مسجد ہے ہی نہیں۔ عظیم کتاب ہے۔ حیرت انگیز حوصلے والا کلام ہے جو تمام دنیا کو اپنی رحمت کی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے۔ انسانی ضمیر کی آزادی کا اس سے بڑا چارٹر کبھی دنیا میں کسی کی طرف سے پیش نہیں ہوا۔ تمام عالم کی کتب کا مطالعہ کر لو۔ ہمارے آقا محمد ﷺ کی طرز پر جو آسمان سے ضمیر انسانی کی آزادی کا چارٹر نازل ہوا ہے اس کی کوئی مثال آپ کو دکھائی نہیں دے گی۔

اور اب جہاں تک بشر اور رسول کا جھگڑا ہے اس قرآن سے یہ مولوی اصطلاحیں نکالتے ہیں۔ ایک کہتا ہے دیکھو (سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا)(بنی اسرائیل:94) ۔ صاف لکھا ہوا ہے کہ مَیں تو ایک بشر رسول کے سوا کچھ نہیں ہوں۔ اور دوسری طرف کہتے ہیں نور بھی تو لکھا ہوا ہے اس لئے نور والی آیت کو مانیں گے۔ اس آیت کو نہیں مانیں گے۔

اور جہاں تک مسلمانوں کو دوسروں کو سلام کرنا ہے اس کے متعلق بعض اجنبی لوگ راستہ چلتے مسلمانوں کے خوف سے ان کو السلام علیکم کہہ دیا کرتے تھے۔ اور یہ ردّ عمل اگر کسی نے دکھایا ہے تو ان کو کہا کہ تم ہمیں دھوکہ دینا چاہتے ہو تو قرآن نے اس کی نفی فرمائی۔ آسمان سے اللہ نے یہ تعلیم نازل فرمائی (وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ)(النساء:95) کہ دیکھو جی جو بھی تمہیں سلام کہہ دے تمہیں کوئی حق نہیں ہے کہ پھر یہ کہو کہ تم مومن نہیں۔ (تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا) (النساء:95)۔ کیا تم دنیا کی زندگی کا فائدہ چاہتے ہو۔ ان لوگوں کو پکڑ کے کہ وہ دشمن قوم سے تعلق رکھتے ہیں بچنے کی خاطر ایسا کر رہے ہیں نہ صرف یہ کہ ان کو دینی تحفظ دیا ہے بلکہ اس اصطلاح "السلام علیکم" استعمال کرنے کا حق بھی دیا ہے۔ اور اس کی اوٹ میں اپنے آپ کو بچانے کا حق دیا ہے۔ اور مولوی کہتے ہیں دیکھو جی بچنے کی خاطر ہم سے، لوگوں کو دھوکہ دینے کی خاطر کہ ہم بھی مسلمان ہیں، یہ ایسا کر رہے ہیں۔ ایسا اسلام تم نے کہاں سے بنایا ہے۔ تم تو سمجھتے بھی نہیں کہ اسلام کیا چیز ہے۔ یہ تو اللہ کی تعلیم ہے، اللہ بہتر جانتا ہے اور ایسے واقعات پہلے گزرے ہوئے ہیں۔ کوئی نئی بات نہیں تم پیش کر رہے۔ ان سب کا جواب قرآن کریم میں موجود ہے۔

قرآن انسانی ضمیر کی آزادی کا جو تحفظ دیتا ہے کوئی تم میں طاقت نہیں ہے کہ اس تحفظ کو اس سے چھین سکو۔ فرمایا (كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ)(النساء:95)۔ ہوش کرو، اس قسم کی جاہلانہ باتیں تم پہلے کیا کرتے تھے۔ بہانے بنا بنا کے لوگوں کو پکڑا کرتے تھے، ان پر ظلم کیا کرتے تھے، مارتے تھے، ان کی جائیدادیں چھینا کرتے تھے۔ لٹیرے ہی تو تھے تم۔ تم پر اللہ نے احسان کیا ہے، محمد مصطفی ﷺ کی تعلیم کے ذریعہ تمہیں بچا لیا۔ پھر وہی حرکتیں شروع کر دو گے جو یہ کر چکے ہیں۔

اور جہاں تک صحابہ کرام اور صحابہ کرام کی دوسری اصطلاحات کا تعلق ہے یہ سب لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ کے بعد ان اصطلاحات کو ہرگز استعمال نہیں کرنے دیں گے۔ تم ناپاک لوگ ہو، ان کو

ہاتھ نہیں لگانا، بلکہ کوئی مسلمان دنیا کا ان اصطلاحوں کو اس لئے استعمال نہیں کر سکتا کہ یہ صحابہؓ کے لئے خاص تھیں۔ یہ اصطلاحیں وہ تھیں جو مسلمانوں کے لئے خاص تھیں خواہ کسی زمانے کے ہوں۔ اب ان اصطلاحوں کی باتیں ہوں گی جو یہ کہتے ہیں کہ صحابہ تک تھیں ان کے بعد نہیں۔ لیکن اپنا عمل کیا ہے؟ یہ سنئے۔

شیعہ صاحبان اپنے ائمہ کو 'عَلَیۡہِ السَّلَام' لکھتے ہیں۔ یہ نبیوں کی اصطلاح ہے۔ ان کے نزدیک کسی اور پر علیہ السلام نہیں کہہ سکتے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ محمد رسول اللہ پر خدا درود بھیجتا ہے (احزاب 57:)، اور تم پر بھی۔ پس جن کو خدا السلام علیکم کہے اس کو یہ مولوی کیسے روکیں گے۔ مگر ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ 'علیہم السلام'۔ اور پھر اس کے علاوہ دوسرے سنیوں میں بھی اس کی مثال ہے۔ مولانا اسماعیل صاحب شہید کے خطبہ امارت صفحہ 13 پر درج ہے کہ 'حضرت ابو طالب علیہ السلام'۔ اور خود مولانا اسماعیل شہید کے لئے 'علیہ السلام' لکھا ہوا ہے۔ (مؤلفہ مولوی نجم الحسن کراروی پشاور۔ انوار الشیعہ صفحہ 18 و324 پر یہ حوالہ درج ہے)

اسی طرح ترجمہ فتاویٰ عزیز جلد نمبر 1 صفحہ 15 پر حضرت مولوی عبد الحئ صاحب فرنگی محلی لکھتے ہیں کہ 'علیہم السلام' کا لفظ قرآن و حدیث کی رو سے غیر انبیاء کے لئے ثابت ہے۔ یہی بات جو مَیں کہہ رہا تھا، بالکل نیا دین گھڑ رہے ہیں، ان کو کوئی نہیں پکڑ رہا۔

امہات المومنین کی بحث۔ کہتے ہیں تم نے حضرت اماں جان کے لئے 'رضی اللہ عنہا'، 'ام المومنین' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ بڑی سخت دلآزاری ہو رہی ہے ہماری۔ یہ لفظ نبی کی بیگمات کے سوا کسی اور کے لئے استعمال کرنا تو جائز ہی نہیں اور اس سے دھوکہ ہوتا ہے۔ ہر شخص جب حضرت اماں جان کے ذکر میں ام المومنین کا لفظ پڑھے گا تو کون پاگل ہے جس کو یہ دھوکہ ہو کہ اس سے مراد ان کی 'منکرین کی ماں' ہے۔ تمہیں کہاں سے تکلیف ہو گئی۔ وہ ہماری دلآزاری ہو اگر تم منکرین پر بھی یہ لفظ کھینچ کر لگاؤ۔ لفظ مومنین نے حفاظت کر دی ہے۔ جب حضرت مرزا صاحب کی بیگم کے متعلق ام المومنین کہتے ہیں اس وضاحت کے بعد بھی تمہاری عقلیں کہاں گئی ہیں، غور کیوں نہیں کرتے۔ اس سے تمہاری بے عزتی کیسے ہو گئی۔ صاف ظاہر ہے جو ایمان لاتے ہیں ان کی ماں ہیں۔ تو لفظ ماں کو استعمال نہیں کرنے

دو گے۔ اور یہ اصطلاحیں وہ ہیں جو خود دوسروں کے لئے استعمال کر چکے ہیں۔ حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کو ام المومنین کہا گیا۔ (اشارات فریدی حصہ سوم صفحہ 9 مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ)۔ 1321 ہجری میں حضرت خواجہ جمال الدین ہانسوی کی اہلیہ کو ام المومنین لکھا۔ سیر الاولیاء پر لکھا ہے کہ پہلے شیخ جمال الدین ہانسوی اپنی ایک خادمہ کو 'ام المومنین' کہا کرتے تھے۔ (سیرت الاولیاء تالیف محمد بن علی مبارک صفحہ 187) اب بتائیں حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ایک خادمہ کو اُمّ المومنین کہا کرتے تھے۔ تاریخ المشائخ چشت از خلیق احمد نظامی کے صفحہ 164 پر لکھا ہے کہ حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی کی ایک خادمہ بڑی عابدہ، صالحہ تھیں۔ لوگ اسے اُمّ المومنین کہا کرتے تھے۔ ایک جگہ ہے کہ حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی خود کہتے تھے۔ دوسرے حوالہ میں ہے کہ لوگ ان کو کہا کرتے تھے۔ پی ایل او کے سربراہ کی بہن بھی ام المومنین کہلاتی ہیں۔۔۔۔۔۔ (یہ فرنچ کتاب ہے نے زانگ لے۔ ٹائم مارچ 19/1988ء)

جہاں تک 'رضی اللہ عنہ' کی اصطلاح ہے۔ قرآن کریم سچے مومنوں کے لئے اس اصطلاح کو عام کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ استعمال فرماتا ہے ان کے حق میں (كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ)(المجادلۃ:22) اللہ نے اپنے اوپر لکھ چھوڑا ہے، فرض کر دیا ہے (لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ) میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ (اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ) اللہ تعالیٰ بہت طاقت والا اور بہت بزرگی والا اور بہت عزت والا ہے اور غلبہ والا ہے۔ (لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ)(المجادلۃ:23) کہ تم کبھی ایسی قوم نہیں پاؤ گے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوں اور اس کے باوجود ان لوگوں سے دوستی کرو جو اللہ سے دشمنی کرتے ہیں۔ (یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ پر ایمان لاتا ہوں انسان اور یوم آخرت پر)۔ یہ دو شرطیں ہیں کہ یہ لوگ خدا کے دشمنوں کے دوست بن جائیں (وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ) خواہ ان کے باپ ہی کیوں نہ ہو۔ (وَاَبْنَآءَهُمْ) یا ان کے بیٹے (اَوْ اِخْوَانَهُمْ) یا ان کے بھائی

(اَوۡ عَشِیۡرَتَہُمۡ)۔ یا ان کے قبیلے والے رشتہ دار۔(اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمُ الۡاِیۡمَانَ) یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت پر۔ جن کی یہ صفات ہیں ان کے متعلق اللہ نے ایمان کا فتویٰ ان کے دلوں پر لکھ دیا ہے۔(اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمُ الۡاِیۡمَانَ)۔ خدا نے ان کے دلوں پر ایمان لکھ دیا ہے۔(وَاَیَّدَہُمۡ بِرُوۡحٍ مِّنۡہُ ؕ) اور اپنی طرف سے روح سے ان کی تائید فرمائی ہے۔(وَیُدۡخِلُہُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ) اور ان کو ایسی جنتوں میں یا باغوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی (خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا) وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔(رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ) اللہ ان سے راضی ہو گیا وہ اس سے راضی ہو گئے۔(اُولٰٓئِکَ حِزۡبُ اللّٰہِ) یہ اللہ کا گروہ ہیں۔(اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰہِ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ) (المجادلہ: 23) خبر دار! سنو! کہ اللہ ہی کا گروہ ہے جو کامیاب ہونے والا ہے۔ کامیاب ہونے والے یہی لوگ ہیں۔

اب ان کی صفات کیا بیان ہوئی ہیں۔ ایمان باللہ، ایمان بالیوم الآخر۔ اور خدا کے لئے غیرت۔ یہ تین ضروری اجزاء ہیں ان کو مومن بنانے کے لئے خدا کی نظر میں۔ جن کے دلوں پر ایمان لکھا جاتا ہے اور اللہ فرماتا ہے (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ) ہیں، اور بھی آیتیں ہیں۔۔۔۔۔۔

صحابی کا لفظ جو اسی طرح بڑی کثرت سے ملتا ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں :"اِنَّہُمۡ بَعۡضُ اَصۡحَابِنَا"۔ بعض ہمارے صحابی۔ اور اسی طرح صحابی کا لفظ عام ہے۔ اس میں کوئی خصوصی بات نہیں۔ ہاں ! یہ بات خصوصیت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ کا صحابی"۔ اگر کوئی یہ کہے تو یہ اور بات ہے۔ مگر آج تک کبھی کسی احمدی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کو رسول کریم ﷺ کا صحابی نہیں کہا۔ باوجود اس کے کہ قرآن فرماتا ہے کہ وہ آخرین کو اولین سے ملا دے گا۔ اس کے باوجود ہمیشہ کہتے ہیں حضرت مسیح موعودؑ کا صحابی۔ اس سے تمہیں کیا تکلیف ہے۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے۔ اس حقیقت کو تمہاری تکلیف بدل تو نہیں سکتی۔ اور جہاں تک ان باتوں

سے توہین رسالت کا تعلق ہے ان کا تو اب یہ حال ہو گیا ہے کہ ہر چیز سے توہین رسالت ہونے لگ گئی ہے۔ شرعی عدالت کے خلاف بیان سے وزیر قانون توہین رسالت کے مرتکب ہو گئے ہیں۔

اب یہ مولوی خدا بھی بن بیٹھے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ بھی بن بیٹھے ہیں۔ ان پر ہاتھ اٹھاؤ تو وہ رسول پر ہاتھ اٹھانا ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ اور ان کی شکلیں دیکھو، ان کے اطوار، ان کے اخلاق دیکھو۔ یہ دھکا دینے والے لوگ ہیں۔ محمد رسول اللہ جاذب تھے۔ غیر معمولی طاقت سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچتے تھے۔ جو ان کو دیکھتا عاشق ہو جاتا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

اگر خواہی دلیلی عاشقش باش
محمدؐ ھست برھان محمدؐ

تم محمدؐ کے حسن کی دلیل کیا مانگتے ہو۔ محمدؐ خود اپنے حسن کی دلیل ہے، 'عاشقش باش'۔ اس پر عاشق ہو جاؤ۔ محمدؐ ھست برھان محمدؐ۔ محمدؐ ہی محمدؐ کی دلیل ہے۔ پس اللہ ہی ہے جو ان کو عقل دے۔

(الفضل انٹرنیشنل ۳ دسمبر ۲۰۰۴ء)